Rah-e-khuda mian kherch kernay kay faizail

AlaHazrat Ahmed Raza Khan (R.A)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	راد القحط والوباء بدعوة الجيران ومواساة الفقراء
مصنف	:	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ
حاشیہ	:	راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل
محشی	:	مولانا عبدالرشید ہمایوں المدنی
تصحیح ونظر ثانی	:	مولانا عبدالرزاق العطاری و مولانا یونس علی عطاری
تعداد	:	۱۰۰۰
سن طباعت	:	۱۴۲۵ھ بمطابق ۲۰۰۵ء
پیشکش	:	**المدینۃ العلمیۃ**
ناشر	:	مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوۃ والسلام علیک یارسول اللہ   وعلیٰ الک واصحابک یاحبیب اللہ

تاریخ: ۲۱ ذیقعد ۱۴۲۵ھ   حوالہ: ۹۵

تصدیق نامہ

الحمد للہ رب العٰلمین والصلوٰۃ والسلام علیٰ سید المرسلین

وعلیٰ اٰلہ واَصحابہ اجمعین

تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب

راد القحط والوباء بدعوۃ الجیران ومواساۃ الفقراء

(مطبوعہ مکتبۃ المدینۃ) کی تسہیل وترجمہ بنام ''راہِ خدامیں خرچ کرنے کے فضائل'' پرمجلسِ تفتیشِ کتب ورسائل کی جانب سے نظرثانی کی کوشش کی گئی ہے۔مجلس نے اسے عقائد، کفریہ عبارات، اخلاقیات، فقہی مسائل اورعربی عبارات وغیرہ کے حوالے سے مقدور بھر ملاحظہ کرلیاہے۔البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی غلطیوں کا ذمہ مجلس پرنہیں۔

مجلس

تفتیشِ کتب و رسائل

03-01-2005

بسم الله الرحمن الرحیم

کتب اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ اور المدینۃ العلمیۃ

از: شیخِ طریقت، امیرِ اہلسنّت حضرت علّامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطّار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ

الحمد للّٰہ علٰی اِحْسَانِہٖ وَ بِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صلی اللہ تعالٰی علیہ و آلہٖ وسلم میرے ولیٔ نعمت، میرے آقا اعلیحضرت، اِمامِ اَہلسنّت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانۂ شمعِ رِسالت، مُجدِّدِ دین وملّت، حامیٔ سنّت، ماحیٔ بدعت، عالمِ شَرِیْعت، پیرِ طریقت، باعثِ خَیر وبَرَکت، حضرتِ علّامہ مولٰینا الحاج الحافِظ القاری الشّاہ امام اَحمد رَضا خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن بے مثال ذہانت وفطانت، کمال دَرَجہ فقاہت اور قدیم وجدید عُلُوم میں کامل دَسترس ومُہارت رکھتے تھے۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی تقریباً ایک ہزار کُتُب آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کے پچپن سے زائد عُلوم وفُنُون میں تبحُّرِ علمی پر دال ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جن قلمی کاوشوں کو بین الاقوامی شُہرت حاصل ہوئی اُن میں کنزالایمان، حدائقِ بخشش اور فتاوٰی رضویہ (تخریج شدہ تادمِ تحریر ۲۷ جلدیں) بھی شامل ہیں، آخر الذّکر تو عُلوم وفُنُون کا ایسا بحرِ بیکراں ہے جو بے شمار ومُستند مسائل اور تحقیقاتِ نادِرہ کو اپنے اندر سَموئے ہوئے ہے، جسے پڑھ کر قدردان انسان بے ساختہ پُکار اُٹھتا ہے کہ امامِ اہلسنّت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ، سیِّدُنا امامِ اَعظم ابوحنیفہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی مُجتہدانہ بصیرت کا پَرتَو ہیں۔ آپ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی کُتُب رَہتی دنیا تک مسلمانوں کے لئے مشعلِ راہ ہیں۔ ہر اسلامی بھائی اور اسلامی بہن کو چاہیے کہ سرکارِ اعلیحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی جُملہ تصانیف کا حسبِ استطاعت ضَرور مطالَعہ کرے۔

الحمدللہ عزوجل تبلیغِ قرآن وسنّت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ''دعوتِ اسلامی'' نیکی کی دعوت، اِحیائے سنّت اور اشاعتِ علمِ شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی ہے،

اِن تمام اُمور کو بحُسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدّد مجالس کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس "**المدینة العلمیة**" بھی ہے جو دعوتِ اسلامی کے عُلماء و مُفتیانِ کرام کَثَّرَ ھُمُ اللّٰہُ تعالیٰ پر مشتمل ہے، جس نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل پانچ شعبے ہیں:

(۱) شعبۂ کُتُبِ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ (۲) شعبۂ درسی کُتُب

(۳) شعبۂ اصلاحی کُتُب (۴) شعبۂ تراجمِ کتب (۵) شعبۂ تفتیشِ کُتُب

المدینة العلمیة کی اوّلین ترجیح سرکارِ اعلیٰحضرت رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کی گراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حتَّی الوَسع سَہل اُسلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اِس عِلمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالَعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اِس کی ترغیب دلائیں۔

اللہ عزوجل "دعوتِ اسلامی" کی تمام مجالس بَشُمُول "**المدینة العلمیة**" کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقّی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرا شہادت، جنّت البقیع میں مدفن اور جنّت الفردوس میں اپنے مدنی حبیب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا پڑوس نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صلی اللہ تعالیٰ علیہ واٰلہٖ وسلّم

رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ

پیش لفظ

زیرِ نظر رسالہ ''رادالقحط والوباء بدعوۃ الجیران و مواساۃ الفقراء'' درحقیقت صدقہ وخیرات کی اہمیت وفضیلت سے متعلق ہے۔ اعلیٰ حضرت، عظیم البرکت، مجدِدِ دین وملت مولانا الشاہ امام احمد رضا علیہ رحمۃ الرحمٰن نے مذکورہ رسالے میں ساٹھ (۶۰) احادیث کریمہ اوران سے ماخوذ پچیس فوائد کے ذریعے صدقہ وخیرات کی اہمیت وفضیلت کو ثابت کیا ہے۔ علاوہ ازیں موضوع کی مناسبت سے بطورِ ترغیب چند واقعات بھی اس رسالے میں شامل ہیں نیز صدقہ وخیرات کو زیادہ نافع بنانے کے لیے اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن نے چند اہم امور بھی ارشاد فرمائے ہیں جو اس رسالے کی زینت میں اضافے کا سبب ہیں۔ یہ رسالۂ مبارکہ تقریباً ایک سو بارہ سال قبل ۱۳۱۲ھ میں قلمِ رضا کی جنبش سے صفحۂ قرطاس پر ابھرا اور اپنے موضوع کے اعتبار سے امت مسلمہ کو رہتی دنیا تک ان شاء اللہ عزوجل فائدہ پہنچاتا رہے گا، اسی بات کے پیشِ نظر ''مجلس: **المدینة العلمیة** (شعبۂ کتب اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)'' نے اس کی اشاعت کا اہتمام فرمایا ہے۔

عوام کی سہولت کے پیش نظر عربی عبارات اور جگہ جگہ مشکل مقامات پر حواشی کی صورت میں حتی المقدور ترجمہ اور تسہیل کی بھی کوشش کی گئی ہے تاکہ کتاب پڑھنے اور سمجھنے میں دشواری پیش نہ آئے نیز علمائے کرام اور محققین صاحبان کے لیے حواشی ہی کے مابین تخریجات بھی درج کردی گئیں ہیں تاکہ اصل ماخذ سے رجوع کرنے میں

آسانی رہے۔ اس سلسلہ میں مولانا عبد الرشید ہمایوں المدنی کی خدمات سے استفادہ کیا گیا ہے، جبکہ نظرِ ثانی کا کام مولانا عبد الرزاق العطاری المدنی اور مولانا یونس علی عطاری المدنی نے سرانجام دیا ہے تاکہ غلطی کا امکان کم سے کم ہو۔

الحمدللہ عزوجل اراکینِ مجلس: ''**المدینة العلمیة**'' کی یہی کوشش رہی ہے کہ ایسی معیاری اور دیدہ زیب کتب آپکی خدمت میں پیش کی جائیں جو آپکے ذوقِ علمی کے عین مطابق ہوں۔ یہ سب ہمارے میٹھے میٹھے مرشدِ کریم شیخِ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی مدظلہ العالی کی نظرِ کرم وشفقت کا فیضان ہے۔ الحمدللہ عزوجل اس رسالے کے حاشیہ کا نام ''راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل'' آپ مدظلہ العالی ہی نے عطا فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمیں اخلاص کی دولت سے مالامال کرتے ہوئے ہماری اس کاوش کو اپنی بارگاہِ بے کس پناہ میں شرفِ قبولیت سے نوازے اور تادمِ آخر مسلکِ اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ الرحمٰن کے لیے خدمات انجام دیتے رہنے کی توفیق مرحمت فرمائے۔

اٰمین بجاہ النبي الأمین صلی اللہ علیہ وسلم

مجلس: ''**المدینة العلمیة**'' (شعبہ کتب اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۷ ذیقعد ۱۴۲۵ھ

9 جنوری 2005ء

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	نمبر شمار
1	ایک علاقے کا رواج ہے کہ جب وہاں ہیضہ، چیچک اور قحط سالی وغیرہ آجائے تو دفعِ بلاء کے واسطے اہل محلّہ مل جل کر دعوت پکاتے ہیں، فقراء و علماء کو بھی کھلاتے ہیں اور خود اہل محلّہ بھی اس میں سے کھاتے ہیں، کیا ایسی صورت میں طعامِ مطبوخہ کا کھانا محلّہ داروں کو جائز ہے یا نہیں؟	۱
2	مشترکہ دعوت میں سے اہلِ دعوت کو کھانا جائز ہے۔	۲
2	بے منع شرعی، ارتکابِ ممانعت، جہالت و جرأت ہے۔	۳
3	اہل محلّہ کا مل جُل کر کھانا تیار کرنا تاکہ اس میں سے مساکین وفقراء، علماء وصلحاء، اعزاء واقارب اور پڑوسی سب ہی کھائیں، ابواب جنت کی تعداد کے برابر آٹھ خوبیوں کا حامل ہے۔	۴
4	اہمیت وفضیلتِ صدقہ وخیرات سے متعلق احادیثِ کریمہ۔	۵
4	صدقہ اللہ تعالیٰ کے غضب کو بُجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے۔	۶
5	آدھا چھوہارا صدقہ کرنا بھی دوزخ سے بچنے کا سبب ہوسکتا ہے۔	۷
5	مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے۔	۸
6	اللہ تعالیٰ صدقہ کے سبب سے بُری موت کے ستّر دروازے دفع فرماتا ہے۔	۹
6	صدقہ بُرائی کے ستّر دروازے بند کرتا ہے۔	۱۰
7	صدقہ ستّر بلاؤں کو روکتا ہے جن میں سب سے ہلکی جذام وبرص ہے۔	۱۱

۱۲	صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقے سے آگے قدم نہیں بڑھاتی۔	7
۱۳	صدقہ بُری قضا کو ٹال دیتا ہے۔	8
۱۴	خفیہ وظاہر کثرت سے صدقہ کرنے سے رزق دیا جاتا ہے اور بگڑیاں سنور جاتی ہیں۔	8
۱۵	مومن اور ایمان کی کہاوت	9
۱۶	اپنا کھانا پرہیز گاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو۔	9
۱۷	جو رزق میں وسعت اور مال میں برکت چاہتا ہے، وہ رشتہ داروں سے اچھا سلوک کرے۔	10
۱۸	تقوٰی وصلہ رحمی سے رزق وسیع، عمر دراز اور بُری موت دُور ہوتی ہے۔	10
۱۹	تمام نیکیوں میں جلد تر ثواب صلہ رحمی کا ہے۔	12
۲۰	صلہ رحمی کرنے والے محتاج نہیں ہو سکتے۔	12
۲۱	بھلائی کے کام بُری موتوں اور آفتوں سے بچاتے ہیں، جو دنیا میں احسان والے ہیں وہی آخرت میں احسان والے ہوں گے۔	13
۲۲	بھلائی کے کام کرنے والے سب سے پہلے جنت میں جائیں گے۔	14
۲۳	مسلمان بھائی کا دل خوش کرنا، موجبِ مغفرت اور عند اللہ بعد از فرائض محبوب ترین عمل ہے۔	14
۲۴	جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے اللہ تعالٰی اس پر دوزخ حرام کردے۔	16

۲۵	غریب مسلمانوں کو کھانا کھلانا رحمت کو واجب کر دیتا ہے۔	16
۲۶	اللہ تعالیٰ کے ہاں درجہ بلند کرنے والی اشیاء یہ ہیں: i۔ سلام کو پھیلانا ii۔ لوگوں کو کھانا کھلانا، iii۔ رات کو نماز پڑھنا، جب لوگ سو رہے ہوں۔	18
۲۷	لوگوں کو کھانا کھلانے والے کے فضائل۔	20
۲۸	مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لے کر جاتا ہے۔	22
۲۹	اسلامی بھائیوں کو کھانا کھلانے کی فضیلت۔	22
۳۰	کھانا مل کر، بسم اللہ پڑھ کر کھانے میں برکت ہوتی ہے۔	23
۳۱	تین چیزوں میں برکت ہے۔	24
۳۲	ایک آدمی کی خوراک دو کو اور دو کی چار کو کفایت کرتی ہے۔	24
۳۳	اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔	24
۳۴	پسندیدہ ترین کھانا اللہ تعالیٰ کے نزدیک وہ ہے جس پر ہاتھوں کی کثرت ہو۔	25
۳۵	مشترکہ طور پر کھانا تیار کر کے کھانے اور علماء و صلحاء و مساکین و اقرباء کو کھلانے سے پچیس (۲۵) فوائد حاصل ہونے کی امید ہے۔	25
۳۶	بغرضِ حصولِ شفاء و دفعِ بلا، پانچ متفرق اشیاء کو جمع کرنے کا ایک عجیب نسخہ نافعہ۔	28
۳۷	بزرگانِ دین اور اسلاف کرام سے منقول متفرقات کو جمع کرنے کی مبارک ترکیبیں۔	29
۳۸	جمع متفرقات کی کامل نظیر۔	31
۳۹	کراماتِ اولیاء و رؤیائے صالحہ سے لاعلاج مریض درست ہو گئے۔	31
۴۰	سات برسوں سے بہنے والا پھوڑا ٹھیک ہو گیا۔	31

۴۱	امام حاکم صاحبِ مستدرک کے مُنہ پر نکلے پھوڑے درست ہو گئے۔	32
۴۲	صدقہ و خیرات کو زیادہ نافع بنانے کے لئے چند امور کو ملحوظ رکھنا ضروری ہے۔	33
۴۳	قحط سالی کے زمانہ میں مسلمانوں کا مل جل کر، مشترکہ طور پر کھانا تیار کر کے خود بھی کھانا اور دوسروں کو بھی کھلانا بہت ہی مناسب ہے۔	37
۴۴	ماخذ و مراجع	39

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

مسئلہ از کانپور، مدرسہ فیض عام، مرسلہ مولوی احمد اللہ تلمیذ مولوی احمد حسن صاحب ۱۷ ربیع الآخر شریف ۱۳۱۲ھ۔

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ میں کہ ہمارے دیار(۱) میں اسطرح کا رواج ہے کہ کوئی بلاد میں ہیضہ، چیچک وقحط سالی وغیرہ آجائے تو دفعِ بلا کے واسطے جمیع (۲) محلّہ والے مل کر فی سبیل اللہ اپنی اپنی حسبِ استطاعت، چاول، گیہوں و پیسہ وغیرہ اٹھا کر کھانا پکاتے ہیں اور مولویوں اور مُلّاؤں کو بھی دعوت کر کے ان لوگوں کو بھی کھلاتے ہیں اور جمیع محلّہ دار بھی کھاتے ہیں، آیا اس صورت میں محلّہ دار کو طعامِ مطبوخہ (۳) کا کھانا جائز ہوگا یا نہ؟ طعامِ مطبوخہ کھانے کے لئے مانع وغیر مانع (۴) پر کیا حکم دیا جاتا ہے؟ بینوا توجروا(۵)۔

الجواب

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله الذي وضع البركة في جماعة الإخوان و قطع الهلكة بتواصل الأحباء و الجيران و الصلاة و السلام على

۱۔شہر یا علاقہ، یہاں مراد بنگالہ ہے کہ یہ سوال کانپور میں وہیں سے آیا تھا اور کانپور سے جواب لکھنے کے لئے بریلی بھیجا گیا۔ ۲۔تمام ۳۔پکا ہوا کھانا

۴۔رکاوٹ ڈالنے والے اور نہ ڈالنے والے ۵۔بیان کرو تاکہ اجر دیئے جاؤ۔

صاحب الشفاعة مجيب الدعوة و محب الجماعة دافع البلاء و الوباء و القحط و المجاعة و على اٰله و صحبه وجماعة المسلمين و علينا فيهم يا أرحم الراحمين اٰمين، اٰمين، اٰمين، يا ربنا اٰمين!(۱)

فعل مذکور، بقصہ مسطور(۲) اور اہل دعوت کو وہ کھانا کھانا شرعاً جائز و روا(۳)، جس کی ممانعت شرع مطہر میں اصلاً(۴) نہیں،

قال الله تعالٰی:

لَيۡسَ عَلَيۡكُمۡ جُنَاحٌ اَنۡ تَاۡكُلُوۡا جَمِيۡعًا اَوۡ اَشۡتَاتًا(۵)۔

تم پر کچھ گناہ نہیں کہ کھاؤ مل کر یا الگ الگ۔

تو بے منع شرعی، ارتکابِ ممانعت، جہالت وجرأت(۶)۔

وأنا أقول وبالله التوفیق(۷) نظر کیجئے تو یہ عمل چند دواؤں کا نسخہ جامعہ(۸)

۱۔تمام تعریفیں اس ذات کے لئے جس نے بھائیوں کے اجتماع میں برکت فرمائی اور اہل محبت اور پڑسیوں کی ملاقات وصلہ میں مصیبت کو قطع فرمایا اور صلوٰۃ وسلام مالکِ شفاعت، دعوت کو قبول، جماعت سے محبت، مصیبت و بلا اور بھوک اور قحط کو دفع کرنے والی ذات پر اور ان کی آل واصحاب اور مسلمانوں کی جماعت اور ان کے ساتھ ہم پر، یا ارحم الراحمین، آمین، آمین، آمین، اے ہمارے رب قبول فرما!

۲۔مسئلہ کی سطور میں ذکر کردہ طریقہ ۳۔صحیح

۴۔بالکل ۵۔پ۱۸، النور:۶۱

۶۔بغیر کسی وجہ شرعی کے منع کرنا کم علمی و بے باکی ہے۔

۷۔میں (یعنی احمد رضا خان) اللہ عزوجل کی توفیق کے ساتھ کہتا ہوں۔ ۸۔مکمل نسخہ

ہے کہ اس سے مساکین (۱) و فقراء بھی کھائیں گے، علماء وصلحاء (۲) بھی، عزیز و رشتہ دار بھی، قریب و اہل جوار (۳) بھی، تو اس میں بعددِ ابوابِ جنت (۴) آٹھ خوبیاں ہیں:

i۔ فضیلتِ صدقہ ii۔ خدمتِ صلحاء iii۔ صلۂ رحم (۵)

iv۔ مواساۃِ جار (۶) v۔ سلوکِ نیک سے مسلمانوں، خصوصاً غرباء کا دل خوش کرنا

vi۔ ان کی مرغوب چیزیں، ان کے لئے مہیا کرنا۔

vii۔ مسلمان بھائیوں کو کھانا دینا viii۔ مسلمانوں کا کھانے پر مجتمع (۷) ہونا

اور ان سب امور کو، جب بہ نیتِ صالحہ (۸) ہوں، باذن اللہ تعالیٰ رضائے خدا، عفوِ خطا و دفعِ بلا میں دخل تام ہے (۹)۔ ظاہر ہے کہ قحط، وبا، ہر مصیبت و بلا

۱۔ مسکین کی جمع، امیر اہلسنت حضرت علامہ مولانا ابو بلال محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ "رسائل عطاریہ حصہ اول" میں مسکین کی شرعی تعریف بیان فرماتے ہیں کہ مسکین وہ شخص ہے جس کے پاس کچھ نہ ہو یہاں تک کہ کھانے اور بدن چھپانے کے لئے اس کا محتاج ہے کہ لوگوں سے سوال کرے اور اسے سوال حلال ہے۔ تفصیل بہار شریعت حصہ پنجم سے ملاحظہ فرمائیں۔ (رسائل عطاریہ حصہ اول، ص ۱۲۸، مکتبۃ المدینہ، باب المدینہ کراچی)

۲۔ علماء، عالم کی جمع ہے یعنی علم والا، عالم وہ ہے جو کسی دوسرے کی مدد کے بغیر درپیش مسائل کا حل تلاش کر سکے اور صلحاء، صالح کی جمع ہے، اس سے مراد نیک لوگ ہیں۔

۳۔ پڑوس میں رہنے والے ۴۔ جنت کے دروازوں کی تعداد کے برابر،

۵۔ رشتہ داروں سے ملنا جلنا، تعلقات بحال رکھنا صلۂ رحمی کہلاتا ہے احادیث میں صلۂ رحمی کی بہت زیادہ تاکید آئی ہے۔ ۶۔ پڑوسیوں کی غمخواری

۷۔ اکٹھا ۸۔ اچھی اور نیک نیتی کے ساتھ

۹۔ تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے رضائے الٰہی، گناہوں کی بخشش ومغفرت اور مصیبتوں کے ٹلنے میں مکمل دخل ہے

گناہوں کے سبب آتی ہے۔

قال اللہ تعالیٰ: **وَمَآ اَصَابَکُمْ مِّنْ مُّصِیْبَةٍ فَبِمَا کَسَبَتْ اَیْدِیْکُمْ وَیَعْفُوْا عَنْ کَثِیْرٍ** (۱)۔

تو اسبابِ مغفرت و رضا و رحمت بلاشبہ اس کے عمدہ علاج ہیں۔

اب بتوفیق اللہ تعالیٰ (۲) احادیث سُنیے:

حدیث ۱: حضور پُرنور سید المرسلین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

"إن الصدقة لتطفیء غضب الرب و تدفع میتة السوء"۔ رواه الترمذي و حسّنه و ابن حبان في صحیحه عن أنس بن مالك رضي الله تعالیٰ عنه (۳)۔

حدیث ۲: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

"اتقوا النار و لو بشق تمرة فإنها تقیم العوج و تدفع میتة السوء" الحدیث، رواه أبو یعلی و البزار عن الصدیق الأکبر

۱۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: "اور جو مصیبت تمھیں پہنچی وہ اس کے سبب سے ہے جو تمھارے ہاتھوں نے کمایا، اور بہت کچھ تو معاف فرمادیتا ہے" (پ۲۵، الشوریٰ: ۳۰، ترجمۂ کنزالایمان)

۲۔ اللہ تعالیٰ کی توفیق سے

۳۔ "بیشک صدقہ رب عزوجل کے غضب کو بجھاتا اور بُری موت کو دفع کرتا ہے"۔ اسے ترمذی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا، ترمذی نے اسکو حسن قرار دیا [سنن الترمذي، کتاب الزکاة، باب ماجاء في الصدقة، ج ۲، ص ۱٤٦، رقم الحدیث: ٦٦٤، دار الفکر، بیروت]

رضي الله تعالٰی عنه (۱)۔

حدیث۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

"إن صدقة المسلم تزيد في العمر، و تمنع ميتة السوء "۔

رواه الطبراني و أبوبكر بن مقيم في جزئه عن عمرو بن عوف رضي الله تعالٰی عنه (۲)۔

حدیث۴، ۵ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

"الصدقة تطفئ الخطيئة و تقی ميتة السوء "۔ رواه الطبراني في الكبير عن رافع بن مكيث الجهني رضي الله تعالٰی عنه (۳)۔

دوسری روایت میں ہے :

۱۔ "دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوہارا دے کر کہ وہ ٹیڑھے پن کو سیدھا اور بُری موت کو دور کرتا ہے" الحدیث۔ ابویعلی اور بزار نے اسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا [مسند أبي يعلى، مسند أبي بكر الصديق، ج ۱، ص ۵۸، رقم الحديث ۸۰، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ "بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے"۔ اسے طبرانی اور ابوبکر بن مقیم نے اپنی جزء میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا [المعجم الكبير، ج ۱۷ ص ۲۲، ۲۳، رقم الحديث ۳۱، المكتبة الفيصلية، بيروت]

۳۔ "صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے"۔ اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن مکیث الجہنی رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا [الترغيب و الترهيب، الترغيب في الصدقة و الحث عليها الخ، ج ۲، ص ۱۲، رقم الحديث ۴۱، دار الكتب العلمية، بيروت]

رضي الله تعالى عنه (۱)۔

حدیث۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''إن صدقة المسلم تزيد في العمر، و تمنع ميتة السوء ''۔ رواه الطبراني و أبوبكر بن مقيم في جزئه عن عمرو بن عوف رضي الله تعالى عنه (۲)۔

حدیث۴، ۵ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الصدقة تطفئ الخطيئة و تقي ميتة السوء ''۔ رواه الطبراني في الكبير عن رافع بن مكيث الجهني رضي الله تعالى عنه (۳)۔

دوسری روایت میں ہے :

۱۔ ''دوزخ سے بچو اگرچہ آدھا چھوارا دے کر کہ وہ ٹیڑھے پن کو سیدھا اور بُری موت کو دور کرتا ہے'' الحدیث۔ ابویعلی اور بزار نے اسے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [مسند أبي يعلى، مسند أبي بكر الصديق، ج ۱، ص ۵۸، رقم الحديث ۸۰، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ ''بے شک مسلمان کا صدقہ عمر کو بڑھاتا ہے اور بُری موت کو روکتا ہے''۔ اسے طبرانی اور ابوبکر بن مقیم نے اپنی جزء میں عمرو بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [المعجم الكبير، ج ۱۷ ص ۲۲، ۲۳، رقم الحديث ۳۱، المكتبة الفيصلية، بيروت]

۳۔ ''صدقہ گناہ کو بجھاتا ہے اور بری موت سے بچاتا ہے''۔ اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن مکیث الجہنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [الترغيب و الترهيب ، الترغيب في الصدقة و الحث عليها الخ ،ج ۲، ص ۱۲، رقم الحديث ٤١، دار الكتب العلمية، بيروت]

''الصدقة تمنع ميتة السوء'' رواه أحمد عنه و القضاعي عن أبي هريرة رضي اللّٰه تعالىٰ عنهما(۱)۔

حدیث ٦: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''إن اللّٰه ليدرؤ بالصدقة سبعين باباً من ميتة السوء''۔ رواه الإمام عبدالله بن مبارك في كتاب البر عن أنس بن مالك رضي الله تعالىٰ عنه (۲)۔

حدیث ۷: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الصدقة تسد سبعين بابا من السوء'' رواه الطبراني في الكبير عن رافع بن خديج رضي اللّٰه تعالىٰ عنه (۳)۔

حدیث ۸: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

۱۔ ''صدقہ بُری موت کو روکتا ہے''۔ اسے احمد نے رافع بن مکیث سے اور قضاعی نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا [كنز العمال، كتاب الزكاة، قسم الأقوال، ج ٦، ص ١٤٨، رقم الحديث ١٥٩٧٧، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ '' بے شک اللہ عزوجل، صدقہ کے سبب سے ستر دروازے بُری موت کے دفع فرماتا ہے''۔ اسے امام عبداللہ بن مبارک نے کتاب البر میں انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [الترغيب و الترهيب، الترغيب في الصدقة الخ، ج ٢، ص ٧، رقم الحديث ٢١، دار الكتب العلمية بيروت]

۳۔ ''صدقہ بُرائی کے ستر دروازے بند کرتا ہے''۔ اسے طبرانی نے کبیر میں رافع بن خدیج رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [المعجم الكبير، ج ٤، ص ٢٧٤، رقم الحديث ٤٤٠٢، المكتبة الفيصلية، بيروت]

''الصدقة تمنع سبعين نوعا من أنواع البلاء أهونها الجذام و البرص'' رواه الخطيب عن أنس رضي الله تعالى عنه(۱)۔

حدیث ۹،۱۰ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''باكروا بالصدقة فإن البلاء لايخطّاها''۔رواه الطبراني عن أمير المؤمنين علي و البيهقي عن أنس رضي الله تعالى عنهما(۲)۔

حدیث ۱۱: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الصدقات بالغدوات يذهبن بالعاهات'' رواه الديلمي عن أنس رضي الله تعالى عنه(۳)۔

حدیث ۱۲ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الصدقة تمنع القضاء السّوء''رواه ابن عساكر عن جابر

۱۔ صدقہ ستر قسم کی بلاؤں کو روکتا ہے جن میں آسان تر بلا، بدن بگڑنا اور سفید داغ ہیں''۔ اسے خطیب نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[تاريخ البغداد، باب ذكر من اسمه الحارث، الحارث بن النعمان، ج ۸، ص ۲۰٤، رقم الترجمة ٤٣٢٦، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ صبح سویرے صدقہ دو کہ بلا صدقہ سے آگے قدم نہیں بڑھاتی''۔ اسے طبرانی نے امیر المومنین حضرت علی اور بیہقی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا[المعجم الأوسط، باب الميم من اسمه محمد، ج ٤، ص ١٨٠، رقم الحديث ٥٦٤٣، دار الكتب العلمية بيروت]

۳۔ صبح کے صدقے آفات کو دور کر دیتے ہیں''۔اس کو دیلمی نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[الفردوس بماثور الخطاب، ج ۲، ص ٤١٤، دار الكتب العلمية، بيروت]

رضي الله تعالی عنه(۱)۔

حدیث ۱۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''صلوا الذي بينكم و بين ربكم بكثرة ذكركم له و كثرة الصدقة بالسر و العلانية ترزقوا و تنصروا و تجبروا''۔رواہ ابن ماجة عنه رضي الله تعالی عنه(۲)۔

حدیث ۱۴ تا ۱۷ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الصدقة تطفئ الخطيئة كما يطفئ الماء النار'' رواه الترمذي و قال حسن صحيح عن معاذ بن جبل و نحوة ابن حبان في صحيحه عن كعب بن عجرة و كأبي يعلى بسند صحيح عن جابر رضي الله تعالى عنهم و ابن المبارك عن عكرمة مرسلاً بسند حسن(۳)۔

۱۔''صدقہ بُری قضا کو ٹال دیتا ہے''۔اس کو ابن عساکر نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [ابن عساکر]

۲۔''اللہ عزوجل کے ساتھ،اس کی یاد اور خفیہ وظاہر صدقہ کی کثرت سے اپنی نسبت درست کرو،تو تم روزی اور مدد دیئے جاؤ گے اور تمھاری بگڑیاں سنور جائیں گی''۔اسے ابن ماجہ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[سنن ابن ماجة ، كتاب إقامة الصلاة، باب فرض الجمعة، ج ۲، ص ۵، رقم الحديث ۱۰۸۱ ، دار المعرفة، بيروت]

۳۔''صدقہ گناہ کو بجھا دیتا ہے جیسے پانی آگ کو بجھا دیتا ہے''۔اسے ترمذی نے روایت کیا اور حسن صحیح کہا معاذ بن جبل سے اور ایسے ہی ابن حبان نے اپنی صحیح میں کعب بن عجرہ سے،اسی طرح ابویعلیٰ نے بسندِ صحیح جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اور ابن مبارک نے عکرمہ سے مرسلاً بسند حسن روایت کیا=

حدیث ۱۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''مثل المؤمن ومثل الإيمان كمثل الفرس في أخبته يجول ثم يرجع إلى أخبته و إن المؤمن يسهو ثم يرجع إلى الإيمان فأطعموا طعامكم الأتقياء و ولوا معروفكم المؤمنين'' رواه البيهقي في شعب الإيمان و أبونعيم في الحلية عن أبي سعيد الخدري رضي الله تعالى عنه (۱)۔

اس حدیث سے ظاہر کہ معالجۂ گناہ (۲) میں نیکوں کو کھانا کھلانا اور عام مسلمانوں کے ساتھ اچھا سلوک کرنا چاہیے۔

حدیث ۱۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''إن الصدقة وصلة الرحم يزيد الله بهما في العمر و يد فع بهما ميتة السوء و يدفع بهما المكروه و المحذور'' رواه أبويعلى

=[سنن الترمذي، كتاب الإيمان، باب ماجاء في حرمة الصلاة، ج ٤، ص ٢٨٠، رقم الحديث ٢٦٥، دار الفكر، بيروت]

۱۔ ''مسلمان اور ایمان کی کہاوت ایسی ہے جیسے چراگاہ میں گھوڑا اپنی رسّی سے بندھا ہوا کہ چاروں طرف چر کر پھر اپنی بندش کی طرف پلٹ آتا ہے، یوں ہی مسلمان سے بُھول ہوجاتی ہے پھر ایمان کی طرف رجوع لاتا ہے تو اپنا کھانا پرہیزگاروں کو کھلاؤ اور اپنا نیک سلوک سب مسلمانوں کو دو''۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں اور ابونعیم نے حلیہ میں ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [شعب الإيمان، ج ٧، ص ٤٥٢، رقم الحديث ١٠٩٦٤، دار الكتب العلمية، بيروت، حلية الأولياء، عبدالله بن مبارك، ج ٨، ص ١٩١، رقم الحديث ١١٨٤٩، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ گناہوں کا علاج

عن أنس رضي الله تعالیٰ عنه (۱)۔

حدیث۲۰ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''من أحب أن يبسطه له في رزقه و ينسأ له في أثره فيصل رحمه.'' رواه البخاري عن أبي هريرة رضي الله تعالیٰ عنه (۲)۔

حدیث۲۱، ۲۲ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''من سره أن يمد له في عمره، و يوسع له في رزقه، و يدفع عنه ميتة السوء، فليتق الله و ليصل رحمه'' رواه عبدالله ابن الإمام في زوائد المسند و البزار بسند جيّد و الحاكم في المستدرك عن أمير المؤمنين علي كرم الله تعالیٰ وجهه و الحاكم نحوه في حديث عن عقبة بن عامر رضي الله تعالیٰ عنه (۳)۔

۱۔ ''بے شک صدقہ اور صلہ رحم، ان دونوں سے اللہ تعالیٰ عمر بڑھاتا ہے اور بُری موت کو دفع کرتا ہے اور مکروہ اور اندیشہ کو دُور کرتا ہے''۔ اسے ابویعلیٰ نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[مسند أبي يعلى، مسند أنس بن مالك، ج ۳، ص۳۹۸، رقم الحديث ۴۰۹۰، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ ''جو چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت، مال میں برکت ہو، وہ اپنے رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے''۔ اسے امام بخاری نے حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔

[صحيح البخاري، كتاب الأدب، باب من بسط الخ، ج ۴، ص۹۷، رقم الحديث ۵۹۸۶، دار الكتب العلمية، بيروت]

۳۔ ''جسے پسند ہو کہ اس کی عمر دراز، رزق وسیع اور بُری موت دفع ہو، وہ اللہ سے ڈرے اور اپنے =

حدیث ۲۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''صلة القرابة مثراة في المال، محبّة في الأهل، منسأة في الأجل''۔ رواه الطبراني بسند صحيح عن عمرو بن سهل رضي الله تعالى عنه (۱)۔

حدیث ۲۴ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''صلة الرحم تزيد في العمر''۔ رواه القضاعي عن ابن مسعود رضي الله تعالى عنه (۲)۔

حدیث ۲۵ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''إن أعجل البر ثوابا لصلة الرحم حتى أن أهل البيت

= رشتہ داروں سے نیک سلوک کرے''۔ اسے عبداللہ ابن امام نے زوائد المسند میں اور بزار نے بسندِ جید اور حاکم نے مستدرک میں امیر المومنین حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے [الترغيب و الترهيب، كتاب البر و الصلة، باب الترغيب في صلة الرحم، ج ۳، ص ۲۲۷، رقم الحديث ٤، دار الكتب العلمية، بيروت] اور یونہی حاکم نے حدیثِ عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں روایت کیا۔

۱۔ ''قریبی رشتہ داروں سے اچھا سلوک، مال کو بہت بڑھانے والا، آپس میں بہت محبت ولانے والا، عمر کو زیادہ کرنے والا ہے''۔ اسے طبرانی نے صحیح سند کے ساتھ عمرو بن سہل رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [المعجم الأوسط، با الميم من اسمه محمود، ج ٦، ص ۱۱، رقم الحديث ۷۸۱۰، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ ''صلۂ رحم سے عمر بڑھتی ہے''۔ اسے قضاعی نے ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ [كنز العمال، كتاب الأخلاق، قسم الأقوال، باب صلة الرحم و الترغيب فيها، ج ۳، ص ۱٤۳، رقم الحديث ٦٩٠٦، دار الكتب العلمية، بيروت]

ليكونون فجرة فتنموا أموالهم و يكثر عددهم إذا تواصلوا"۔ رواه الطبراني عن أبي بكرة رضي الله تعالى عنه(۱)۔

دوسری روایت میں اتنا اور ہے :

"وما من أهل بيت يتواصلون فيحتاجون" رواه ابن حبان في صحيحه(۲)۔

حدیث۲۶ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"صلة الرحم وحسن الخلق وحسن الجوار يعمرن الديار و يزدن في الأعمار" رواه الإمام أحمد و البيهقي في الشعب بسند صحيح على أصولنا عن أم المؤمنين الصديقة رضي الله

۱۔"بے شک سب نیکیوں میں جلد تر ثواب میں صلۂ رحمی ہے یہاں تک کہ گھر والے فاسق بھی ہوں تو ان کے مال زیادہ ہوتے ہیں اوران کے شمار بڑھتے ہیں جب آپس میں صلۂ رحم کریں"۔اسے طبرانی نے ابوبکرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[مجمع الزوائد ، كتاب البر و الصلة ، باب صلة الرحم و قطعها ، ج ٨، ص٢٧٨، رقم الحديث ١٣٤٥٦، دار الفكر، بيروت، المعجم الأوسط ، من اسمه أحمد، ج ١، ص ٣٠٧ ، رقم الحديث ١٠٩٢ ، دار الكتب العلمية، بيروت، إنّ هذه الرواية بالمعنى و اللفظ غيرها]

۲۔"کوئی گھر والے ایسے نہیں کہ آپس میں صلۂ رحم کریں پھر محتاج ہو جائیں"(اسے ابن حبان نے اپنی صحیح میں روایت کیا[صحيح ابن حبان ، كتاب البر و الإحسان ، باب صلة الرحم ، ذكر خبر الدال، ج ١، ص ٣٣٣، رقم الحديث ٤٤١، دار الكتب العلمية ، بيروت]

تعالیٰ عنہا(۱)۔

حدیث ۲۷ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''صنائع المعروف تقي مصارع السوء و الأفات والهلكات و أهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الأخرة''۔رواه الحاكم في المستدرك عن أنس رضي الله تعالى عنه(۲)۔

حدیث ۲۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''صنائع المعروف تقي مصارع السوء و الصدقة خفيا تطفئ غضب الرب وصلة الرحم زيادة في العمر و كل معروف صدقة و أهل المعروف في الدنيا هم أهل المعروف في الأخرة و أهل المنكر في الدنيا هم أهل المنكر في الأخرة و أول من يدخل الجنة أهل المعروف'' رواه الطبراني في الأوسط عن أمّ المؤمنين،

۱۔''صلۂ رحمی اور حسن خلقی اور ہمسایہ سے نیک سلوک، شہروں کو آباد اور عمروں کو زیادہ کرتے ہیں''۔ اسے امام احمد اور بیہقی نے شعب میں بسندِ صحیح ہمارے اصول پر ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا[كنز العمال ، كتاب الأخلاق ، قسم الأقوال، باب صلة الرحم الخ ، ج ۳، ص ۱۴۳ ، رقم الحديث ۶۰۹۷ ، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔''نیک سلوک کے کام بُری موتوں، آفتوں اور ہلاکتوں سے بچاتے ہیں اور دنیا میں احسان والے وہی آخرت میں احسان والے ہوں گے''۔ اسے حاکم نے مستدرک میں انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[كنز العمال ، كتاب الزكاة ، قسم الأقوال، الفصل الأول في الترغيب فيها، ج ۶، ص ۱۴۷، رقم الحديث ۱۵۹۶۲ ، دار الكتب العلمية، بيروت]

أم سلمة رضي الله تعالى عنها(۱)۔

حدیث۲۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"إن من موجبات المغفرة إدخالك السرور على أخيك المسلم" رواه الطبراني في الكبير و الأوسط عن الإما م سيدنا الحسن بن علي كرم الله تعالى وجوههما (۲)۔

حدیث۳۰ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"أحب الأعمال إلى الله تعالى بعد الفرائض إدخال السرور على المبسلم" رواه فيهما عن ابن عباس رضي الله تعالى

۱۔ "بھلائیوں کے کام بُری موتوں سے بچاتے ہیں اور پوشیدہ خیرات رب کا غضب بجھاتی ہے اور رشتہ داروں سے اچھا سلوک عمر میں برکت ہے اور ہر نیکی صدقہ ہے اور دنیا میں احسان والے ،وہی آخرت میں احسان پائیں گے اور دنیا میں بدی والے وہی آخرت میں بدی دیکھیں گے اور سب میں پہلے جو جنت میں جائیں گے وہ نیک برتاؤ والے ہیں"۔اسے طبرانی نے اوسط میں ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا۔

[المعجم الأوسط ، باب الميم من اسمه محمد، ج ٤، ص ٣١١، رقم الحديث ٦٠٨٦، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ "بے شک مغفرت واجب کردینے والی چیزوں میں سے تیرا اپنے مسلمان بھائی کا جی خوش کرنا ہے"۔اسے طبرانی نے کبیر میں اور اوسط میں امام سیدنا حسن بن علی کرم اللہ وجوہہما سے روایت کیا[المعجم الأوسط ، باب الميم من اسمه موسى، ج ٦، ص ١٢٩، رقم الحديث ٨٢٤٥، دار الكتب العلمية ، بيروت]

عنهما (۱)۔

حدیث ۳۱ تا ۳۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"أفضل الأعمال إدخال السرورعلى المؤمن كسوت عورته، أو أشبعت جوعته، أو قضيت له حاجة " رواه في الأوسط عن أمير المؤمنين عمر الفاروق الأعظم و نحوه أبو الشيخ في الثواب و الأصبهاني في حديث عن ابنه عبدالله و ابن أبي الدنيا عن بعض أصحاب النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم (۲)۔

حدیث ۳۴ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"من وافق من أخيه شهوة غفرله" رواه العقيلي و البزار و الطبراني في الكبير عن أبي الد رداء رضي الله تعالىٰ عنه و له

۱۔ "اللہ تعالیٰ کے فرائض کے بعد سب اعمال سے زیادہ پیارا عمل مسلمان کا جی خوش کرنا ہے"۔ طبرانی نے دونوں میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا [المعجم الأوسط ، باب الميم من اسمه محمود، ج ٦، ص ٣٧، رقم الحديث ٧٩١١، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ "سب سے افضل کام مسلمانوں کا جی خوش کرنا ہے کہ تُو اس کا بدن ڈھانکے یا بھوک میں پیٹ بھرے یا اس کا کوئی کام پورا کرے"۔ اسے اوسط میں امیر المومنین عمر فاروق اعظم سے اور ایسے ہی ابو الشیخ نے ثواب میں اور اصبہانی نے اپنے بیٹے عبداللہ کی حدیث میں [الترغيب و الترهيب ، كتاب البر و الصلة ، باب الترغيب في قضاء حوائج المسلمين ، ج ۳، ص ٢٦٥، رقم الحديث ١٩ ، دارالكتب العلمية، بيروت] اور ابن ابی الدنیا نے بعض اصحاب نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا۔

شواهد في اللآلي (۱)۔

حدیث۳۵ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"من أطعم أخاه المسلم شهوته حرمه الله على النار"۔ رواه البيهقي في شعب الإيمان عن أبي هريرة رضي الله تعالىٰ عنه (۲)۔

حدیث۳۶ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"من موجبات الرحمة إطعام المسلم المسكين" رواه الحاكم وصححه، و نحوه البيهقي و أبو الشيخ في الثواب عن جابر رضي الله تعالىٰ عنه (۳)۔

۱۔ "جس مسلمان کا جی کسی کھانے پینے یا کسی قسم حلال چیز کو چاہتا ہو اتفاق سے دوسرا اس کے لئے وہی چیز مہیا کر دے، اللہ عزوجل اس کے لئے مغفرت فرما دے"۔ اسے عقیلی، بزار اور طبرانی نے کبیر میں ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا اور لآلی میں اسکے شواہد ہیں۔

[مجمع الزوائد، كتاب الأطعمة، باب فيمن وافق من أخيه شهوة، ج ٥، ص ١٠، رقم الحديث ٧٨٧٤، دار الفكر، بيروت]

۲۔ "جو اپنے مسلمان بھائی کو اس کی چاہت کی چیز کھلائے، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ پر حرام کر دے"۔ اسے بیہقی نے شعب الایمان میں ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [شعب الإيمان، ج ٣، ص ٢٢٢، رقم الحديث ٣٣٨٢، دار الكتب العلمية، بيروت]

۳۔ "رحمتِ الٰہی واجب کر دینے والی چیزوں میں سے غریب مسلمانوں کو کھانا کھلانا ہے"۔ روایت کیا اسے حاکم نے اور اس کی تصحیح کی، ایسے ہی بیہقی اور ابو الشیخ نے ثواب میں جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے [الترغيب و الترهيب، كتاب الصدقات، باب الترغيب في إطعام الطعام الخ، ج ٢، ص ٣٥، رقم الحديث ٩، دار الكتب العلمية، بيروت]

حدیث ۳۷ تا ۴۶: کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم:

''الدرجات إفشاء السلام و إطعام الطعام و الصلاة بالليل و الناس نيام'' قطعة من حديث جليل نفيس جميل مشهور مستفيد مفيد مفيض، رواه إمام الأئمة أبوحنيفة و الإمام أحمد وعبد الرزاق في مصنفه و الترمذي و الطبراني عن ابن عباس، و أحمد و الترمذي و الطبراني و ابن مردويه عن معاذ بن جبل و ابن خزيمة و الدارمي و البغوي و ابن السكن و أبونعيم و ابن بسطة عن عبدالرحمٰن بن عايش و أحمد و الطبراني عنه عن صحابي و البزار عن ابن عمر و عن ثوبان و الطبراني عن أبي أمامة و ابن قانع عن أبي عبيدة بن الجراح و الدار قطني و أبوبكر النيسابوري في الزيادات عن أنس و أبوالفرج في العلل تعليقا عن أبي هريرة و ابن أبي شيبة مرسلاً عن عبد الرحمٰن بن سابط رضي الله تعالىٰ عنهم۔

في رؤية النبي صلى الله تعالىٰ عليه وسلم رب عزوجل و وضعه تعالىٰ كفه كما يليق بجلاله العظيم بين كتفيه صلى الله تعالىٰ عليه و سلم فتجلّى لي كل شيء و عرفت'' و في رواية ''فعلمت ما في السمٰوٰت و الأرض'' و في أخرىٰ ''ما بين المشرق و المغرب'' و قد ذكرناه مع تفاصيل طرقه و تنوع ألفاظه في كتابنا المبارك إن شاء الله تعالىٰ سلطنة المصطفىٰ في ملكوت كل

الورٰی و الحمد للہ ما أولی (۱)۔

۱۔" اللہ عزوجل کے یہاں درجہ بلند کرنے والے ہیں، سلام کا پھیلانا اور ہر طرح کے لوگوں کو کھانا کھلانا اور رات کو لوگوں کے سوتے میں نماز ادا کرنا" یہ حدیث جلیل، نفیس، جمیل، مشہور، مستفید، مفید، مفیض کا ایک ٹکڑا ہے۔ روایت کیا اسے امام الائمہ ابو حنیفہ اور امام احمد اور عبد الرزاق نے اپنی مصنف میں اور ترمذی وطبرانی نے ابن عباس سے [سنن الترمذي، كتاب التفسير، باب و من سورة (ص)، ج ٥، ص ١٥٩، رقم الحديث ٣٢٤٤، دار الفكر، بيروت]، احمد و ترمذی وطبرانی اور ابن مردویہ نے معاذ بن جبل سے [سنن الترمذي، كتاب التفسير، باب و من سورة (ص)، ج ٥، ص ١٦٠، رقم الحديث ٣٢٤٦، دار الفكر، بيروت، إن هذه الرواية بالمعنى و اللفظ غيرها]، ابن خزیمہ و دارمی و بغوی و ابن سکن و ابونعیم اور ابن بطہ نے عبد الرحمٰن بن عائش سے، اور احمد اور طبرانی نے اس ہی صحابی سے [المسند للإمام أحمد بن حنبل، باب حديث بعض أصحاب النبي صلى الله عليه وسلم، ج ٩، ص ٦٦، رقم الحديث ٢٣٢٧٠، دار الفكر، بيروت] اور بزار نے ابن عمر اور ثوبان سے [مجمع الزوائد، كتاب التعبير، باب فيما رآه النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، ج ٧، ص ٣٦٨، ٣٦٩، دار الفكر، بيروت، بتغير قليل] اور طبرانی نے ابو امامہ سے [المعجم الكبير، عن أبي أمامة، ج ٨، ص ٣٤٩، رقم الحديث ٨١١٧، المكتبة الفيصلية، بيروت] اور ابن قانع نے ابو عبیدہ بن جراح [العلل المتناهية، باب في ذكر الصورة، ج ١، ص ٣١، رقم الحديث ١٠، دار الكتب العلمية، بيروت] اور دارقطنی اور ابوبکر نیشاپوری نے زیادات میں حضرت انس سے [كنز العمال، كتاب المواعظ، فصل في الموعظة المخصوصة، ج ١٦، ص ٢١، رقم الحديث ٤٤٣١٤، دار الكتب العلمية، بيروت] اور ابو الفرج نے علل میں حضرت ابو ہریرہ سے تعلیقاً [العلل المتناهية، باب في ذكر الصورة، ج ١، ص ٣٤، دار الكتب العلمية، بيروت] اور ابن ابی شیبہ نے =

مرقاۃ شریف میں ہے :

''إطعام الطعام أي إعطاءه للأنام من الخاص و العام''(1)۔

حدیث ۴۷ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الكفارات إطعام الطعام و إفشاء السلام و الصلاة بالليل و الناس نيام''۔ رواه الحاكم وصحح سنده عن أبي هريرة

= مرسلاً حضرت عبدالرحمٰن بن سابط رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے [ابن أبي شيبة] حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام کی اللہ تعالیٰ کے دیدار والی روایت، جس میں ہے کہ'' اللہ تعالیٰ نے اپنی شایانِ شان کف مبارک کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کندھوں کے درمیان رکھا (حضور علیہ الصلوٰۃ و السلام فرماتے ہیں) ''تو میرے لئے ہر چیز روشن ہوگئی اور میں نے پہچان لی'' [العليل المتناهية، باب في ذكر الصورة، ج ۱، ص ۳۳، رقم الحديث ۱۳، دار الكتب العلمية، بيروت] دوسری روایت میں ہے ''میں نے معلوم کرلی جو چیز بھی زمین و آسمان میں ہے'' [مجمع الزوائد، كتاب التعبير، باب فيما رآه النبي صلى الله عليه وسلم في المنام، ج ۷، ص ۳۶۷، رقم الحديث ۱۱۷۳۹، دار الفكر، بيروت] اور ایک روایت میں ہے'' مشرق و مغرب میں جو کچھ ہے'' [سنن الترمذي، كتاب التفسير، باب ومن سورة (ص)، ج ۵، ص ۱۵۹، رقم الحديث ۳۲۴۵، دار الفكر، بيروت] اور ہم نے اس حدیث کو اس کے طرق کی تفصیل اور اختلافِ الفاظ کو اپنی مبارک کتاب ''سلطنتِ مصطفیٰ فی ملکوت کل الورٰی'' میں ذکر کردیا ہے، الحمد لله۔

۱۔'' کھانا کھلانا یعنی ہر خاص و عام کو کھانا دینا مراد ہے'' [مرقاة المفاتيح، كتاب الصلاة، باب المساجد، الفصل الثاني، ج ۲، ص ۴۳۳، رقم الحديث ۷۲۶، دار الفكر، بيروت]

رضي الله تعالی عنه(۱)۔

حدیث ۴۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم

''من أطعم أخاه حتی یشبعه وسقاه من الماء حتی یرویه باعد الله من النار سبع خنادق ما بین کل خندقین مسیرة خمس مائة عام'' رواه الطبراني في الکبیر و أبو الشیخ في الثواب و الحاکم مصححا سنده و البیهقي عن ابن عمر رضي الله تعالی عنهما(۲)۔

حدیث ۴۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''إن الله عزوجل یباهي ملئکته بالذین یطعمون الطعام من عبیده''۔ رواه أبو الشیخ عن الحسن البصري مرسلاً(۳)۔

۱۔ ''کھانا کھلانا اور سلام کو پھیلانا اور شب کو لوگوں کے سوتے میں نماز پڑھنا، گناہ مٹانے والے ہیں'' اسے حاکم نے صحیح سند کے ساتھ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔[المستدرك للحاکم، کتاب الأطعمه، باب إطعام الطعام، ج ۵، ص ۱۷۹، رقم الحدیث ۷۲۵۵، دار المعرفة، بیروت]

۲۔ ''جو اپنے مسلمان بھائی کو پیٹ بھر کر کھانا کھلائے، پیاس بھر پانی پلائے، اللہ تعالیٰ اسے دوزخ سے سات کھائیاں دُور کردے۔ ہر دو کھائیوں کے درمیان پانچ سو برس کی راہ ہو''۔ اسے طبرانی نے کبیر میں اور ابو الشیخ نے ثواب میں اور حاکم نے صحیح سند کے ساتھ اور بیہقی نے ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[الترغیب و الترهیب، کتاب الصدقات، الترغیب في إطعام الطعام و سقی الماء الخ، ج ۲، ص ۳۶، رقم الحدیث ۱۴، دار الکتب العلمیة، بیروت]

۳۔ '' اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کے ساتھ مباہات فرماتا ہے اپنے ان بندوں کے بارے میں، جو=

حدیث۵۰،۵۱ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الخير أسرع إلى البيت الذي يوكل فيه من الشفرة إلى سنام البعير''۔ رواه ابن ماجة عن ابن عباس و ابن أبي الدنيا عن أنس رضي الله تعالىٰ عنهم(۱)۔

حدیث۵۲ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

''الملائكة تصلي على أحدكم ما دامت مائدته موضوعة ''رواه الأصبهاني عن أمّ المؤمنين الصديقة رضي الله تعالىٰ عنها(۲)۔

حدیث۵۳ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

=لوگوں کوکھانا کھلاتے ہیں''۔اسے ابو الشیخ نے حسن بصری سے مرسلاً روایت کیا[الترغيب و الترهيب ، كتاب الصدقات، الترغيب في إطعام الطعام و سقى الماء الخ، ج ۲، ص ۳۸، رقم الحديث ۲۱، دار الكتب العلمية ، بيروت]

۱۔''جس گھر میں لوگوں کو کھانا کھلایا جائے، خیر و برکت اس گھر میں اس سے بھی زیادہ جلد پہنچتی ہے جتنی جلد چھری اونٹ کے کوہان کی طرف سے''۔اسے ابن ماجہ نے ابن عباس سے اور ابن ابی الدنیا نے انس رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے روایت کیا[سنن ابن ماجة، كتاب الأطعمة، باب الضيافة ، ج ٤ ، ص ٥١ ، رقم الحديث ٣٣٥٧، دار المعرفة، بيروت]

۲۔''جب تک تم میں سے کسی کا دستر خوان بچھا رہتا ہے اتنی دیر تک فرشتے اس پر درود بھیجتے رہتے ہیں''۔اسے اصبہانی نے ام المومنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا[الترغيب و الترهيب ، كتاب البر و الصلة ، باب الترغيب في الضيافة، ج ۳، ص ۳۰۰، رقم الحديث ۱۳ ، دار الفكر، بيروت]

"الضيف يأتي برزقه و يرتحل بذنوب القوم يمحص عنهم ذنوبهم"۔ رواه أبو الشيخ عن أبي الدرداء رضي الله تعالىٰ عنه[1]۔

حدیث ۵۴: سیدنا امام حسن مجتبیٰ صلی اللہ تعالیٰ علی جدہ الکریم وعلیہ وبارک وسلم کی حدیث میں ہے:

"لأن أطعم أخا لي في الله لقمة أحب إلي من أن أتصدق على مسكين بدرهم، و لأن أعطى أخا لي في الله درهما أحب إلي من أن أتصدق على مسكين بمائة درهم"۔ رواه أبو الشيخ في الثواب عنه عن جده صلى الله تعالىٰ عليه وسلم و لعل الأظهر وقفه كالذي يليه[2]۔

۱۔ "مہمان اپنا رزق لے کر آتا ہے اور کھلانے والوں کے گناہ لے کر جاتا ہے، ان کے گناہ مٹا دیتا ہے"۔ اسے ابو الشیخ نے ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[كنز العمال، كتاب الضيافة، باب في ترغيب الضيافة، الفصل الأول، ج ۹، ص ۱۰۷، رقم الحديث ۲۵۸۳۰، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ "بے شک میرا اپنے کسی اسلامی بھائی کو ایک نوالہ کھلانا مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ مسکین کو ایک روپیہ دوں، اور اپنے اسلامی بھائی کو ایک روپیہ دینا مجھے اس سے زیادہ پیارا ہے کہ مسکین پر سو روپیہ خیرات کروں"۔ اسے ابو الشیخ نے ثواب میں امام حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے، انھوں نے اپنے نانا جان صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے روایت کیا اور ظاہراً یہ حدیث موقوف ہے بعد والی حدیث کی طرح[الترغيب و الترهيب، كتاب الصدقات، الترغيب في إطعام الطعام وسقي الماء و الترهيب من منعه، ج ۲، ص ۳۸، رقم الحديث ۲۴، دار الكتب العلمية، بيروت]

حدیث ۵۵ : سیدنا امیر المؤمنین مولی المسلمین علی مرتضی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی فرماتے ہیں :

''لأن أجمع نفرا من إخواني على صاع، أو صاعين من طعام أحب إليّ من أدخل سوقكم فاشترى رقبة فأعتقها''۔ رواه منه وقفا عليه رضي الله تعالى عنه(۱)۔

حدیث ۵۶ : کہ صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یارسول اللہ! ہم کھاتے ہیں اور سیر نہیں ہوتے، فرمایا: اکٹھے ہوکر کھاتے ہو یا الگ الگ؟ عرض کی: الگ الگ، فرمایا:

''اجتمعوا على طعامكم و اذكروا اسم الله يبارك لكم فيه'' رواه أبوداوٗد و ابن ماجة وحبان عن وحشي بن حرب رضي الله تعالى عنه(۲)۔

۱۔ ''میں اپنے چند برادران دینی کو تین سیر یا چھ سیر کھانے پر اکٹھا کروں تو یہ مجھے اس سے زیادہ محبوب ہے کہ تمہارے بازار میں جاؤں اور ایک غلام خرید کر آزاد کردوں''۔ اسے ابو الشیخ نے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے موقوفاً روایت کیا[الترغيب و الترهيب ، كتاب الصدقات، الترغيب في إطعام الطعام و سقي الماء و الترهيب من منعه، ج ۲، ص۳۸، رقم الحديث۲۳ ، دار الكتب العلمية ، بيروت]

۲۔ ''جمع ہوکر کھاؤ اور اللہ تعالیٰ کا نام لو تمہارے لئے اسی میں برکت رکھی جائے گی''۔ اسے ابوداؤد، ابن ماجہ اور حبان نے وحشی بن حرب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا[سنن أبي داوٗد، كتاب الأطعمة ، باب في الاجتماع على الطعام ، ج ۳، ص۴۸۶، رقم الحديث ۳۷۶۴ ، دار إحياء التراث العربي، بيروت]

حدیث ۵۷ : فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

"كلوا جميعاً ولا تفرقوا فإن البركة مع الجماعة"۔ رواه ابن ماجة و العسكري في المواعظ عن أمير المؤمنين عمر رضي الله تعالى عنه بسند حسن (۱)۔

حدیث ۵۸ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

"البركة في ثلاثة في الجماعة و الثريد و السحور" رواه الطبراني في الكبير و البيهقي في الشعب عن سلمان رضي الله تعالى عنه (۲)۔

حدیث ۵۹ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم :

"طعام الواحد يكفي الإثنين وطعام الإثنين يكفي الأربعة و يد الله على الجماعة" رواه البزار عن سمرة رضي الله تعالى عنه (۳)۔

۱۔ "مل کر کھاؤ اور جدا نہ ہو کہ برکت جماعت کے ساتھ ہے"۔ اسے ابن ماجہ اور عسکری نے مواعظ میں امیر المومنین عمر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے بسندِ حسن روایت کیا [كنز العمال، كتاب المعيشة، ج ۱۵، ص ۱۰۳، رقم الحديث ۴۰۷۱۶، دار الكتب العلمية، بيروت]

۲۔ "برکت تین چیزوں میں ہے، مسلمانوں کے اجتماع، طعامِ ثرید اور طعامِ سحری میں"۔ اسے طبرانی نے کبیر میں اور بیہقی نے شعب میں سلمان رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا۔

[المعجم الكبير، سليمان التيمي عن أبي عثمان النهدي، ج ۶، ص ۲۵۱، رقم الحديث ۶۱۲۷، دار إحياء التراث العربي، بيروت]

۳۔ "ایک آدمی کی خوراک دو کو کفایت کرتی ہے اور دو کی خوراک چار کو، اللہ تعالٰی کا ہاتھ جماعت پر ہے"۔ اسے بزار نے سمرہ رضی اللہ تعالٰی عنہ سے روایت کیا [بزار]

حدیث ٦٠ : کہ فرماتے ہیں صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم :

"إن أحب الطعام إلى الله (تعالىٰ) ما كثرت عليه الأيدي"۔ رواه أبويعلى و الطبراني و أبوالشيخ عن جابر رضي الله تعالى عنه [1]۔

ان حدیثوں سے ثابت ہوا کہ جو مسلمان اس عمل میں نیک نیت، پاک مال سے شریک ہوں گے انھیں کرمِ الٰہی وانعام حضرت رسالت پناہی تعالیٰ ربہٗ و تکرم و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے **۲۵ فائدے ملنے کی امید ہے:**

i۔ باذنہٖ تعالیٰ بری موت سے بچیں گے۔ حدیث ۱، ۲، ۳، ۴، ۵، ۶، ۱۹، ۲۱، ۲۲، ۲۷، ۲۸ (گیارہ حدیثیں) ستر دروازے بُری موت کے بند ہونگے۔ حدیث ٦۔

ii۔ عمریں زیادہ ہوں گی۔ حدیث ۳، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۶، ۲۸، (نو حدیثیں)۔

iii۔ ان کی گنتی بڑھے گی۔ حدیث ۲۵۔ یہ تین فائدے خاص دفعِ وبا سے متعلق ہیں۔

iv۔ رزق کی وسعت، مال کی کثرت ہوگی۔ حدیث ۱۳، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۵ (چھ حدیثیں)

v۔ خیر و برکت پائیں گے۔ حدیث ۵۰، ۵۱، ۵۶، ۵۷، ۵۸ (پانچ حدیثیں)، یہ دونوں فائدے دفعِ قحط سے متعلق ہیں۔

۱۔ "بے شک سب کھانوں میں زیادہ پیارا اللہ (عزوجل) کو وہ کھانا ہے جس پر بہت سے ہاتھ ہوں" (یعنی کھانے والوں کی کثرت ہو) اسے ابو یعلی اور طبرانی اور ابو الشیخ نے جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا [الترغيب و الترهيب ، كتاب الطعام، باب الترغيب في الاجتماع على الطعام، ج ٣، ص ٩٨، رقم الحديث ٥، دارالكتب العلمية، بيروت]

vi۔ آفتیں بلائیں دُور ہوں گی۔ حدیث ۷، ۸، ۹، ۱۰، ۱۱، ۱۲، ۲۷ (سات حدیثیں)۔
بُری قضا ٹلے گی، حدیث ۲۔ ستّر دروازے بُرائی کے بند ہونگے، حدیث ۷۔ ستّر قسم
کی بلا دُور ہوگی۔ حدیث ۸۔

vii۔ اُن کے شہر آباد ہوں گے، حدیث ۲۶۔

viii۔ شکستہ حالی دُور ہوگی، حدیث ۱۳۔

ix۔ خوفِ اندیشہ، زائل اور اطمینانِ خاطر حاصل ہوگا، حدیث ۱۹۔

x۔ مددِ الٰہی شاملِ حال ہوگی۔ حدیث ۱۳، ۵۹، (دو حدیثیں)۔

xi۔ رحمتِ الٰہی اُن کے لئے واجب ہوگی، حدیث ۳۶۔

xii۔ ملائکہ ان پر درود بھیجیں گے، حدیث ۵۲۔

xiii۔ رضائے الٰہی کے کام کریں گے۔ حدیث ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۶۰ (پانچ حدیثیں)۔

xiv۔ غضبِ الٰہی ان پر سے زائل ہوگا، حدیث ۱۔

xv۔ ان کے گناہ بخشے جائیں گے۔ حدیث ۴، ۵، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷، ۱۸، ۲۹، ۳۴، ۴۷،
۵۳ (گیارہ حدیثیں)۔ مغفرت ان کے لیے واجب ہوگی، حدیث ۲۹۔ اُن کے
گناہوں کی آگ بُجھ جائے گی۔ حدیث ۴، ۵، ۱۴، ۱۵، ۱۶، ۱۷ (چھ حدیثیں)۔ یہ
دس فائدے دفعِ قحط و وبا ہر گونہ امراض وبلا وقضائے حاجات وبرکات
وسعادات کو مفید ہیں (۱)۔

xvi۔ خدمتِ اہل دین میں صدقہ سے بڑھ کر ثواب پائیں گے، حدیث ۵۴۔

۱۔ قحط سالی کو دور کرنے، دفعِ آفات، ہر نوعیت کے مرض سے نجات، حاجات کے پورا ہونے اور باعثِ حصول برکات وخوش بختی کے لئے فائدہ مند ہے۔

xvii۔ غلام آزاد کرنے سے زیادہ اجر لیں گے، حدیث ۵۵۔

xviii۔ اُن کے ٹیڑھے کام درست ہوں گے، حدیث ۲۔

xix۔ آپس میں محبتیں بڑھیں گی، جو ہر خیر خوبی کی متبع (۱) ہیں، حدیث ۲۳۔

xx۔ تھوڑے صرف (۲) میں بہت کا پیٹ بھرے گا کہ تنہا کھاتے تو دُونا اٹھتا (۳)، حدیث ۵۹۔ وفیہ أحادیث لم نذکرھا (۴)۔

xxi۔ اللہ عزوجل کے حضور درجے بلند ہوں گے۔ حدیث ۳۷ تا ۴۶، (دس حدیثیں)۔

xxii۔ مولیٰ تبارک وتعالیٰ، ملائکہ سے انکے ساتھ مباہات (۵) فرمائے گا، حدیث ۴۹۔

xxiii۔ روزِ قیامت دوزخ سے امان میں رہیں گے۔ حدیث ۲، ۳۵، ۴۸، (تین حدیثیں)۔ آتشِ دوزخ (۶) اُن پر حرام ہوگی، حدیث ۳۵۔

xxiv۔ آخرت میں احسانِ الٰہی سے بہرہ مند (۷) ہوں گے کہ نہایتِ مقاصد و غایتِ مرادات (۸) ہے، حدیث ۲۷، ۲۸۔

xxv۔ خدا نے چاہا تو اس مبارک گروہ میں ہوں گے جو حضور پُرنور سیّدِ عالم سرورِ اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی نعلِ اقدس کے تصدق (۹) میں سب سے پہلے داخلِ جنت ہوگا، حدیث ۲۸۔

۱۔ پیروی کرتی یا اس کے پیچھے پیچھے چلی آتی ۲۔ خرچ
۳۔ دُگنا خرچ آتا ۴۔ اس بارے میں اور بھی احادیث ہیں جن کا ہم نے ذکر نہیں کیا
۵۔ فخر ۶۔ دوزخ کی آگ
۷۔ فائدہ اٹھانے والے ۸۔ مقاصد کی انتہا اور مرادوں کا انجام
۹۔ چپل مبارک کے صدقے

اللّٰــــہ اکبــر ، غور کیجئے بحمد اللہ کیہ انسخہ جلیلہ، جمیلہ[1]، جامعہ[2]، کافیہ[3]، شافیہ[4]، صافیہ[5]، وافیہ[6] ہے کہ ایک مفرد[7] دوا اور اس قدر منافعِ جانفزا[8]، وفضل اللــه أوسع و أكبر و أطيب و أكثر[9]۔ علماء تو بغرضِ حصول شفاء و دفعِ بلا، متفرق اشیاء جمع فرماتے ہیں کہ اپنی زوجہ[10] کو اس کا مہر[11] کُل یا بعض دے، وہ اس میں سے کچھ بطیبِ خاطر[12] اسے ہبہ[13] کردے ان داموں[14] کا شہد و روغنِ زیتون[15] خریدے بعض آیاتِ قرآنیہ، خصوصاً سورۂ فاتحہ اور آیاتِ شفا، رکابی[16] میں لکھ کر آب باراں[17] اور وُہ نہ ملے تو آبِ دریا سے دھوئے، قدرے وہ روغن وشہد ملا کر پیئے، بعونہٖ تعالیٰ[18] ہر مرض سے شفا پائے کہ اس نے دو شفائیں قرآن وشہد، دو برکتیں باران وزیت[19] اور ہنی ومری زرِ موہوب مہر[20]، پانچ چیزیں جمع کیں۔

۱۔ خوبصورت، اچھا ۲۔ مکمل ۳۔ کفایت کرنے والا

۴۔ شفا دینے والا ۵۔ صاف ۶۔ خاطر خواہ

۷۔ اکیلی، واحد ۸۔ فرحت انگیز، دل خوش کرنے والے فائدے

۹۔ اور اللہ کا فضل بہت وسیع، بہت بڑا، بہت پاکیزہ اور بہت زیادہ ہے۔

۱۰۔ بیوی ۱۱۔ حقِ زوجیت، وہ روپیہ یا جنس جو مسلمانوں کے نکاح کے وقت مرد کے ذمے عورت کو دینا مقرر کیا جاتا ہے ۱۲۔ اپنی خوشی سے، رضا مندی کے ساتھ

۱۳۔ عطا کردے، تصرف کا اختیار دے دے ۱۴۔ پیسوں یا رقم

۱۵۔ زیتون کا تیل ۱۶۔ پلیٹ ۱۷۔ بارش کا پانی

۱۸۔ اللہ تعالیٰ کی مدد سے ۱۹۔ بارش اور زیتون کا تیل

۲۰۔ بخوشی ہبہ کیا ہوا مالِ مہر

لقوله تعالىٰ: نُنَزِّلُ مِنَ الْقُرْاٰنِ مَا هُوَ شِفَآءٌ وَّ رَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِيْنَ (۱) وقوله تعالىٰ: فِيْهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ (۲). وقوله تعالىٰ: وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَاءً مُّبٰرَكًا (۳). وقوله تعالىٰ: شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ زَيْتُوْنَةٍ (۴). وقوله تعالىٰ: فَاِنْ طِبْنَ لَكُمْ عَنْ شَيْءٍ مِّنْهُ نَفْسًا فَكُلُوْهُ هَنِيْٓئًا مَّرِيْٓئًا (۵)۔

یعنی ''ہم اتارتے ہیں قرآن سے وہ چیز کہ شفاء و رحمت ہے ایمان والوں کے لئے''۔ ''شہد میں شفاء ہے لوگوں کے لئے''۔ ''اور اتارا ہم نے آسمان سے برکت والا پانی'' اور ''مبارک پیڑ زیتون کا'' ''پھر اگر عورتیں اپنے جی کی خوشی کے ساتھ تمہیں مہر میں سے کچھ دے دیں تو اسے کھاؤ رچتا پچتا (۶)''۔

ان مبارک ترکیبوں کی طرف حضرت امیر المؤمنین، مولی المسلمین، علی مرتضی شیر خدا مشکل کشا کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الاسنی و حضرت سیدنا عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ہدایت فرمائی۔ ابن ابی حاتم اپنی تفسیر میں بسندِ حسن حضرت مولیٰ علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی کہ انھوں نے فرمایا:

''إذا اشتكى أحدكم فليستوهب من امرأته من صداقها درهما فليشتر به عسلا ثم يأخذ ماء السماء فيجمع هنيئا مريئا مباركاً (۷)۔

۱۔ پ۱۵، بنی اسرائیل: ۸۲ ۲۔ پ۱۴، النحل: ۶۹ ۳۔ پ۲۶، ق: ۹

۴۔ پ۱۸، النور: ۳۵ ۵۔ پ۴، النساء: ۴ ۶۔ خوش گوار

۷۔ المواهب اللدنية ، المقصد الثامن ، الفصل الأول ، النوع الثاني ، =

جب تم میں کوئی بیمار ہوتو اسے چاہیے اپنی عورت سے اس کے مہر میں سے ایک درہم ہبہ کرائے ،اس کا شہد مول لے پھر آسمان کا پانی لے کہ رچتا پچتا برکت والا جمع کرے گا۔

ایک بار فرمایا:

"إذا أراد أحدكم الشفاء فليكتب آية من كتاب الله في صحفة وليغسلها بماء السماء وليأخذ من امرأته درهم عن طيب نفس منها فليشتر به عسلا فليشربه فإنه شفاء" ذكره الإمام القسطلاني في المواهب اللدنية (١)۔

علامہ زرقانی شرح مواہب میں فرماتے ہیں :

"مرض عوف بن مالك الأشجعى الصحابي رضي الله تعالى عنه فقال: ائتوني بماء فإن الله تعالى يقول:" وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَاءً مُّبٰرَكًا" ثم قال: ائتوني بعسل وتلا الآية " فِيهِ شِفَاءٌ لِّلنَّاسِ" ثم قال:

=ذكر طبه صلى الله عليه وسلم لداء استطلاق البطن ، ج ٣، ص ٤٨، دار الكتب العلمية ،بيروت]

ا۔ جب تم میں سے کوئی شخص شفا چاہے تو قرآن عظیم کی کوئی آیت رکابی میں لکھے اور بارش کے پانی سے دھوئے اور اپنی عورت سے ایک درہم اس کی خوشی سے لے اس کا شہد خرید کر پیئے کہ بیشک شفا ہے"۔امام قسطلانی نے مواہب اللدنیہ میں اسے ذکر کیا ہے۔

[المواهب اللدنية ، المقصد الثامن ، الفصل الأول ، النوع الثاني ، ذكر طبه صلى الله عليه وسلم لداء استطلاق البطن ، ج ٣، ص ٤٨، دار الكتب العلمية ،بيروت،وجدت فيه بتغير قليل]

ائتوني بزيت و تلا "مِنْ شَجَرَةٍ مُّبَارَكَةٍ" فخلط ذلك بعضه ببعض و شربه فشفاء(۱)۔

عوف بن مالک اشجعی صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ علیل (۲) ہوئے، فرمایا: پانی لاؤ کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: "ہم نے اتارا آسمان سے برکت والا پانی" پھر فرمایا: شہد لاؤ۔ اور آیت پڑھی کہ "اس میں شفاء ہے لوگوں کیلئے"۔ پھر فرمایا: روغن زیتوں لاؤ، اور آیت پڑھی کہ "برکت والے پیڑ سے" پھر ان سب کو ملا کر نوش فرمایا(۳)، شفاء پائی۔

تو جب متفرقات (۴) کا جمع کرنا جائز و نافع ہے تو یہ تو ایک ہی دوا سب خوبیوں کی جامع ہے اس کی کامل نظیر (۵) نسخۂ امامِ اجل (۶) حضرت سیّدنا عبداللہ بن مبارک، شاگردِ رشید حضرت امام الائمہ سیدنا امامِ اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہما و نسخۂ جلیلہ رؤیائے حضور پرُنور سیّد المرسلین رحمۃ للعالمین صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ہے، علی بن حسین بن شقیق کہتے ہیں: میرے سامنے ایک شخص نے امام عبداللہ بن مبارک رحمۃ اللہ علیہ سے عرض کی: اے عبدالرحمٰن! سات برس سے میرے ایک زانو میں پھوڑا ہے قسم قسم کے علاج کئے، طبیبوں سے رجوع کی، کچھ نفع نہ ہوا۔ فرمایا:

۱۔شرح العلامة الزرقاني على المواهب اللدنية، المقصد الثامن، الفصل الأول، النوع الثاني، ذكر طبه صلى الله عليه وسلم لداء استطلاق البطن، ج۹، ص۴۹۳، ۴۹۴، دار الكتب العلمية، بيروت، وجدت فيه بتغير قليل۔

۲۔ بیمار　　۳۔ پی لیا　　۴۔ مختلف چیزوں

۵۔ مکمل مثال　　۶۔ بہت بڑے امام

''اذهب فانظر موضعا يحتاج الناس إلى الماء فاحفر هناك بئرا فإني أرجوا أن تنبع لك هناك عين و يمسك عنك الدم ، ففعل الرجل فبرأ''۔ رواه الإمام البيهقي عن علي قال سمعت ابن المبارك وسئله الرجل فذكره[1]۔

امام بیہقی فرماتے ہیں: اسی قبیل[2] سے ہمارے استاد ابو عبداللہ حاکم (صاحبِ مستدرک) کی حکایت ہے کہ انکے مُنہ پر پھوڑے نکلے، طرح طرح کے علاج کئے، نہ گئے، قریب ایک سال کے اسی حال میں گزرا، انھوں نے ایک جمعہ کو امام استاذ ابوعثمان صابونی رحمۃ اللہ علیہ سے ان کی مجلس میں دُعا کی درخواست کی، امام نے دُعا فرمائی اور حاضرین نے بکثرت آمین کہی، دوسرا جمعہ ہوا، کسی بی بی نے ایک رقعہ مجلس میں ڈال دیا اس میں لکھا تھا کہ میں اپنے گھر پلٹ کر گئی اور شب کو ابو عبداللہ حاکم کے لئے دُعا میں کوشش کی، میں خواب میں جمالِ جہاں آرائے حضور رحمت عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوئی[3] گویا مجھے ارشاد فرماتے ہیں: '' قولي

۱۔'' جا ایسی جگہ دیکھ جہاں لوگوں کو پانی کی حاجت ہو وہاں ایک کنواں کھود، (اور ارشاد فرمایا کہ) میں امید کرتا ہوں کہ وہاں تیرے لئے ایک چشمہ نکلے گا اور تیرا یہ خون بہنا بند ہو جائے گا۔ اس شخص نے ایسا ہی کیا اور اچھا ہو گیا''۔ اسے بیہقی نے علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا۔ فرمایا میں نے ابن مبارک سے سُنا، ان سے ایک شخص نے سوال کیا تو انہوں نے اس حدیث کو ذکر کیا [شعب الإيمان ، ج ۳ ، ص ۲۲۱ ، رقم الحديث ۳۳۸۱، دارالكتب العلمية بيروت]

۲۔ قِسم

۳۔ جن کے حسن سے کائنات میں خوبصورتی ہے، اس رحمت والے آقا صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خواب میں دیدار نصیب ہوا،

لأ بي عبدالله يوسع الماء على المسلمين" (۱)۔امام بیہقی فرماتے ہیں میں
وہ رقعہ اپنے استاد حاکم کے پاس لے گیا، انھوں نے اپنے دروازے پر ایک سقایہ (۲)
بنانے کا حکم دیا، جب بن چکا اس میں پانی بھروادیا اور برف ڈالی اورلوگوں نے پینا
شروع کیا ایک ہفتہ نہ گزرا تھا کہ شفاء ظاہر ہوئی پھوڑے جاتے رہے، چہرہ اس اچھے
سے اچھے حال پر ہوگیا جیسا کبھی نہ تھا، اس کے بعد برسوں زندہ رہے (۳)۔

بالجملہ (۴) مسلمانوں کو چاہیے اس پاک مبارک عمل میں چند باتوں کا لحاظ
واجب جانیں کہ ان منافع جلیلۂ دُنیا و آخرت سے بہرہ مند (۵) ہوں۔

i۔تصحیح نیت (۶) کہ آدمی کی جیسی نیت ہوتی ہے ویسا ہی پھل پاتا ہے، نیک کام
کیا اور نیت بُری تو وہ کچھ کام کا نہیں،"إنما الأعمال بالنيات" (۷) تو لازم کہ ریا یا
ناموری (۸) وغیرہ اغراض فاسدہ (۹) کو اصلاً (۱۰) دخل نہ دیں ورنہ نفع درکنار (۱۱)
نقصان کے سزاوار (۱۲) ہونگے و العیاذ باللہ تعالٰی (۱۳)۔

ii۔صرف اپنے سر سے بلا ٹالنے کی نیت نہ کریں کہ جس نیک کام میں چند طرح

۱۔"ابوعبداللہ سے کہہ، مسلمانوں پر پانی کی وسعت کرے" ۲۔پانی کی سبیل
۳۔شعب الإيمان ، ج ۳، ص ۲۲۲، دار الكتب العلمية ، بيروت۔
۴۔تمام ۵۔فائدہ اٹھانے والے ۶۔نیت کی درستگی
۷۔"اعمال کا دارومدار نیتوں پر ہے" [صحيح البخاري ، كتاب بدء الوحي ، باب
كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم ،رقم
الحديث ۱،ج ۱، ص ٦، دار الكتب العلمية ، بيروت]
۸۔شہرت ۹۔بُرے مقاصد ۱۰۔بالکل
۱۱۔ایک طرف رہا ۱۲۔سزا کے حقدار ۱۳۔اللہ تعالٰی کی پناہ

کے اچھے مقاصد ہوں اور آدمی ان میں ایک ہی کی نیت کرے تو اسی لائق ثمرہ (۱) کا مستحق ہوگا ''إنما لكل امرئ ما نوى'' (۲) جب کام کچھ بڑھتا نہیں صرف نیت کر لینے میں ایک کام کے دس ہو جاتے ہیں تو ایک ہی نیت کرنا کیسی حماقت اور بلاوجہ اپنا نقصان ہے۔ہم اوپر اشارہ کر چکے کہ اس عمل میں کتنی نیکیوں کی نیت ہو سکتی ہے ان سب کا قصد (۳) کریں کہ سب کے منافع پائیں بلکہ حقیقتاً اس عمل سے بلا ٹلنا بھی انہی نیتوں کا پھل ہے جیسا کہ ہم نے احادیث سے روشن کر دیا تو بغیر ان نیتوں أعني صدقہ فقرا و خدمتِ صلحا و صلہ رحم و احسانِ جار (۴) وغیرہ مذکورات کے بلا ٹلنے کی خالی نیت پوست بے مغز (۵) ہے۔

iii۔اپنے مالوں کی پاکی میں حد درجہ کی کوشش بجالائیں کہ اس کام میں پاک ہی مال لگایا جائے،اللہ عزوجل پاک ہے پاک ہی کو قبول فرماتا ہے۔

الشيخان و النسائي و الترمذي و ابن ماجة و ابن خزيمة عن أبي هريرة رضي الله تعالى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالى عليه وسلم: ''لا يقبل الله إلا الطيب'' هو قطعة حديث و في

۱۔پھل،بدلہ ۲۔'' ہر شخص کو وہی حاصل ہوگا جس کی وہ نیت کرے''

[صحيح البخاري ، كتاب بدء الوحي ، باب كيف كان بدء الوحي إلى رسول الله صلى الله عليه وسلم، ج ١، ص٦، رقم الحديث ١، دار الكتب العلمية ، بيروت] ۳۔ارادہ

۴۔میرا مطلب ہے کہ فقیروں پر صدقہ کرنا، نیک لوگوں کی خدمت، رشتہ داروں سے حسن سلوک سے پیش آنا اور پڑوسیوں پر احسان کرنا

۵۔بغیر دماغ کے کھال،مراد بے وقوفی

الباب عن ابن عباس رضي الله تعالٰی عنهما(1)۔

ناپاک مال والوں کو یہ رونا کیا تھوڑا ہے کہ ان کا صدقہ، خیرات، فاتحہ، نیاز کچھ قبول نہیں، والعیاذ باللہ تعالیٰ۔

iv۔ زنہار، زنہار (2) ایسا نہ کر کہ کھاتے پیتوں کو بُلائیں، محتاجوں کو چھوڑیں کہ زیادہ مستحق وہی ہیں اور انھیں اس کی حاجت ہے تو ان کا چھوڑنا انھیں ایذا (3) دینا اور دل دُکھانا ہے، مسلمانوں کی دل شکنی (4) معاذ اللہ وُہ بلائے عظیم ہے کہ سارے عمل کو خاک کردے گی، ایسے کھانے کو حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے سب سے بدتر کھانا فرمایا کہ پیٹ بھرے بُلائے جائیں جنھیں پرواہ نہیں اور بُھو کے چھوڑ دیئے جائیں جو آنا چاہتے ہیں۔

مسلم عن أبي هريرة رضي الله تعالٰى عنه قال قال رسول الله صلى الله تعالٰى عليه وسلم:" شر الطعام طعام الوليمة يمنعها من يأتيها و يُدعى إليها من يأباها" وللطبراني في الكبير و الديلمي في مسند الفردوس بسند حسن عن ابن عباس

۱۔ "شیخین (امام بخاری و مسلم)، نسائی، ترمذی، ابن ماجہ اور ابن خزیمہ نے ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت فرمایا' رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ پاک ہی کو قبول کرتا ہے" [صحيح البخاري، كتاب الزكاة، باب صدقة من كسب طيب، ج ۱، ص٤٧٦، رقم الحديث ١٤١٠، دار الكتب العلمية، بيروت] یہ حدیث کا ایک حصہ ہے اور اس بارے میں ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی حدیث مروی ہے۔

۲۔ خبردار، ہرگز ۳۔ تکلیف ۴۔ دل توڑنا

رضي الله تعالى عنهما عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم بلفظ'' يدعى إليه الشبعان و يحبس عنه الجائع'' وفي الباب غيرهما(1)۔

۷۔ فقراء کہ آئیں کہ اُن کی مدارات و خاطر داری (۲) میں سعی جمیل (۳) کریں، اپنا احسان اُن پر نہ رکھیں بلکہ آنے میں اُن کا احسان اپنے اوپر جانیں کہ وہ اپنا رزق کھاتے اور تمھارے گناہ مٹاتے ہیں، اٹھانے، بٹھانے، بُلانے، کھلانے، کسی بات میں برتاؤ ایسا نہ کریں جس سے ان کا دل دُکھے کہ احسان رکھنے، ایذا دینے سے صدقہ بالکل اکارت جاتا ہے، قال الله تعالى :

''اَلَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ اَمْوَالَهُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰهِ ثُمَّ لَا یُتْبِعُوْنَ مَاۤ اَنْفَقُوْا مَنًّا وَّلَاۤ اَذًى لَّهُمْ اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ وَلَا خَوْفٌ عَلَیْهِمْ وَلَا هُمْ یَحْزَنُوْنَ ۝ قَوْلٌ

۱۔ امام مسلم نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے بیان کیا کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: ''بدترین کھانا اُس دعوتِ ولیمہ کا کھانا ہے کہ جو اس میں آنا چاہتا ہے اسے روک دیا جاتا ہے اور جو نہیں آنا چاہتا اسے بلایا جاتا ہے''[صحیح مسلم، کتاب النکاح، باب الأمر بإجابة الداعي إلى دعوة، ص ۷۵۰، رقم الحديث ۱۱۰، دار ابن حزم، بیروت](طبرانی نے کبیر میں اور دیلمی نے مسند الفردوس میں سندِ حسن کے ساتھ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے واسطہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد گرامی اس لفظ سے نقل کیا کہ ''سیر شدہ کو دعوت دی جائے اور بھوکے کو روکا جائے''[المعجم الکبير، أبو العالية عن ابن عباس، ج ۱۲، ص ۱۲۳، رقم الحديث ۱۲۷۵٤، دار إحياء التراث العربي، بيروت] اس بارے میں ان کے علاوہ نے بھی احادیث روایت کی ہیں۔

۲۔ خاطر تواضع کرنا، خوب خدمت کرنے ۳۔ اچھی کوشش

مَعۡرُوۡفٌ وَّمَغۡفِرَةٌ خَيۡرٌ مِّنۡ صَدَقَةٍ يَّتۡبَعُهَآ اَذًى ط وَاللّٰهُ غَنِيٌّ حَلِيۡمٌ ٥ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا لَا تُبۡطِلُوۡا صَدَقٰتِكُمۡ بِالۡمَنِّ وَالۡاَذٰى كَالَّذِىۡ يُنۡفِقُ مَالَهٗ رِئَآءَ النَّاسِ"(۱) الآية.

جولوگ مال خرچ کرتے ہیں اپنے مال خدا کی راہ میں پھر اپنے دیئے کے پیچھے نہ احسان رکھیں، نہ دل دکھانا، اُن کے لئے ان کا ثواب ہے اپنے رب کے پاس، نہ اُن پر خوف اور نہ وہ غم کھائیں، اچھی بات (کہ ہاتھ نہ پہنچا تو میٹھی زبان سے سائل کو پھیر دیا) اور درگزر رے (کہ فقیر نے ناحق ہٹ (۲) یا کوئی بے جا حرکت کی تو اس پر خیال نہ کیا، اسے دُکھ نہ دیا) یہ اس خیرات سے بہتر ہے جس کے پیچھے دل ستانا (۳) ہو اور اللہ بے پرواہ ہے (کہ تمھارے صدقہ وخیرات کی پرواہ نہیں رکھتا، احسان کس پر کرتے ہو) حلم والا ہے (کہ تمھیں بے شمار نعمتیں دے کر تمھاری سخت سخت نافرمانیوں سے درگزر فرماتا ہے تم ایک نوالہ محتاج کو دے کر وجہ بے وجہ اسے ایذا دیتے ہو) اے ایمان والو! اپنی خیرات اکارت (۴) نہ کرو احسان رکھنے اور دل ستانے سے اس کی طرح جو مال خرچ کرتا ہے لوگوں کے دکھاوے کو (کہ اس کا صدقہ سرے سے اکارت ہے والعیاذ باللہ رب العالمین)

ان سب باتوں کے لحاظ کے ساتھ اس عمل کو ایک ہی بار نہ کریں بار بار بجالائیں (۵) کہ جتنی کثرت ہوگی اتنی ہی فقراء وغربا کی منفعت (۶) ہوگی، اتنی اپنے لئے دینی و دُنیوی وجسمی وجانی رحمت وبرکت ونعمت وسعادت ہوگی، خصوصاً ایامِ قحط میں

۱۔ پ ۳، البقرۃ: ۲۶۲ تا ۲۶۴ ۲۔ بلاوجہ ضد ۳۔ دل دُکھانا
۴۔ برباد، ضائع ۵۔ کریں ۶۔ فائدہ

تو جب تک عیاذاً باللہ قحط رہے روزانہ ایسا ہی کرنا مناسب کہ اس میں نہایت سہل (۱) طور پر غرباء و مساکین کی خبر گیری (۲) ہو جائے گی، اپنے کھانے میں اُن کا کھانا بھی نکل جائے گا، دیتے ہوئے نفس کو معلوم بھی نہ ہوگا اور جماعت کی وجہ سے سو کا کھانا دوسو کو کفایت کرے گا، قحط عام الرماد (۳) میں حضرت سیّدنا امیر المؤمنین عمر فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسی کا قصد ظاہر فرمایا، وباللہ التوفیق وھدایۃ الطریق۔

الحمدللہ کہ یہ متفرد جواب نفیس ولا جواب عشرۂ اوسط ماہِ فاخر ربیع الآخر (۴) کے تین جلسوں (۵) میں تسویداً (۶) و تبیضاً (۷) تمام اور بلحاظِ تاریخ راد القحط و الوباء بدعوۃ الجیران و مواساۃ الفقراء نام ہوا۔

و اٰخر دعوٰنا أن الحمد للہ رب العٰلمین و الصلاۃ و السلام علی سیّد المرسلین محمد و اٰلہ وصحبہ أجمعین و اللہ سبحنہ و تعالٰی أعلم و علمہ جل مجدہ أتم و أحکم (۸)۔

☆☆☆☆☆

۱۔ بہت آسان ۲۔ خاطر تواضع ۳۔ خاکستری کے سال

۴۔ عمدہ مہینے، ربیع الثانی کے درمیانی دس دنوں ۵۔ نشستوں

۶۔ مسودہ کی تحریر ۷۔ نوک پلک سنوار کر بہتری

۸۔ اور ہماری دُعا کا خاتمہ یہ ہے کہ سب خوبیاں اللہ عزوجل کو جو مالک سارے جہان والوں کا اور رسولوں کے سردار محمد، ان کی آل اور تمام صحابہ پر درود و سلام، اللہ تبارک وتعالیٰ زیادہ جانتا ہے اور اس کا علم، اس کی بزرگی کامل ترین اور بہت زیادہ محکم ہے۔

ماخذ ومراجع

مطبوعہ	مصنف/مؤلف	کتاب	نمبر شمار
پاک کمپنی،لاہور	کلام باری تعالٰی	قرآن مجید	۱
رضا اکیڈیمی ، بمبئی	امام أحمد رضا خان عليه الرحمة	كنز الإيمان	۲
دارالكتب العلمية بيروت	محمد بن إسماعيل البخاري عليه الرحمة	صحيح البخاري	۳
دار ابن حزم، بيروت	مسلم بن حجاج النيشابوري عليه الرحمة	صحيح مسلم	۴
دارالكتب العلمية بيروت	محمد بن حبان رحمة الله عليه	صحيح ابن حبان	۵
دارالفكر، بيروت	محمد بن عيسى الترمذي رحمة الله عليه	سنن الترمذي	۶
دار إحياء التراث، بيروت	أبوداؤد سليمان بن أشعث رحمة الله عليه	سنن أبي داؤد	۷
دارالمعرفة ، بيروت	محمد بن يزيد بن ماجة عليه الرحمة	سنن ابن ماجة	۸
دار الفكر ، بيروت	الإمام أحمد بن حنبل رحمةالله عليه	المسند لإمام أحمد	۹
دارالكتب العلمية بيروت	أبويعلى أحمد الموصلي رحمة الله عليه	مسند أبي يعلى	۱۰
المكتبة الفيصلية ، بيروت	سليمان بن أحمد الطبراني رحمة الله عليه	المعجم الكبير	۱۱
دارالكتب العلمية بيروت	سليمان بن أحمد الطبراني رحمة الله عليه	المعجم الأوسط	۱۲
دار المعرفة ، بيروت	محمد بن عبدالله الحاكم عليه الرحمة	المستدرك	۱۳
دارالكتب العلمية بيروت	علاء الدين المتقي عليه الرحمة	كنزالعمال	۱۴
دارالكتب العلمية بيروت	الإمام زكي الدين بن عبدالله المنذري	الترغيب و الترهيب	۱۵

مطبوعہ	مصنف/مؤلف	کتاب	نمبر شمار
دارالكتب العلمية بيروت	شيروية بن شهردار الديلمي عليه الرحمة	الفردوس بماثور الخطاب	۱۶
دار الفكر، بيروت	**على بن أبي بكر الهيثمي عليه الرحمة**	مجمع الزوائد	۱۷
دارالكتب العلمية بيروت	أحمد بن حسين بن علي البيهقي عليه الرحمة	شعب الإيمان	۱۸
دار الفكر، بيروت	على بن سلطان (ملا علي قاري)	مرقاة المفاتيح	۱۹
دارالكتب العلمية بيروت	علامه عبدالرحمن بن علي الجوزي	العلل المتناهية	۲۰
دارالكتب العلمية بيروت	**علامه شهاب الدين احمد قسطلاني**	المواهب اللدنية	۲۱
دار الكتب العلمية، بيروت	علامه محمد بن عبدالباقي الزرقاني رحمة الله تعالى عليه	شرح الزرقاني على المواهب اللدنية	۲۲
دارالكتب العلمية بيروت	أبوبكر أحمد بن علي الخطيب البغدادي	تاريخ البغداد	۲۳
مکتبۃ المدینہ ، کراچی	امیر اہلسنت محمد الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ	رسائل عطاریہ (حصہ اول)	۲۴

راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل

رَادُّ الْقَحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجِيْرَانِ وَمُوَاسَاةِ الْفُقَرَاءِ

(پڑوسیوں کی دعوت اور فقیروں کی غمخواری کے ذریعے قحط اور وبا کو ٹال دینے والا)

مصنف

اعلیٰ حضرت امام اہلسنت الشاہ امام احمد رضا خان رضی اللہ تعالیٰ عنہ

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ

E.Mail:ilmia@dawateislami.net